14070-اسلام اوراس کا یورپ پراثر کے موضوع میں مقالہ

سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اوران کے دینی افکاراور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعدوالی صدی کومدنظر رکھتے ہوئے ظہوراسلام اوراس کے پھیلنے پربحث کریں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی افکارکی تین لحاظ سے تقسیم کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ شرح کریں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصی زندگی اوران کے اعتقادوخلفیات اور عمومی طورپر ساتویں صدی کے معاشرہ پران افکارکا انعکاس کس طرح ہوا ؟

جزیرہ عرب سے یورپ میں اسلام کس طرح اورکب پہنچا، اورمغرب میں عیسائیوں پراورمغربی ممالک اوراس قریبی مناطق میں اسلام کے اثرکی وضاحت کریں ۔

پسندیدہ جواب

پہلا :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم افکاراپنی طرف سے نہیں لائے بلکہ جوبھی لائے ہیں وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اوراللہ کے وحی کردہ ہیں ۔

دوسرا :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی :

علی الاطلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین پربسنے والوں میں سے سب سے اعلی اوراشرف نسب رکھتے ہیں ،جس کی گواہی ان کے دشمن بھی دیتے تھے ،اسی لیے اس وقت جبکہ ابھی ابوسفیان (رضی اللہ تعالی عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے نے بھی رومی بادشاہ کے سامنے شہادت دی کہ اس کی قوم سب سے اعلی واشرف ہے اوراس کا قبیلہ بھی سب سے اشرف ہے اورپھراس قبیلے کی شاخ میں جوسب سے اشرف شاخ ہے اس سے اس کا تعلق ہے جویہ نسب رکھتے ہیں :

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن محد بن عدنان ۔ ۔ ۔ ۔ بن اسماعیل بن ابراھیم علیہما السلام ۔

اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوچالیس برس کی عمرمیں جوکہ سن کمال ہے میں نبوت کا تاج پہنایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوامر نبوت میں سب سے پہلے جس کی ابتداہوئی وہ خواب تھے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوبھی خواب دیکھتے وہ روشن صبح کی طرح ظاہرہوجاتی ۔

کہا جاتا ہے کہ یہ خواب چھ مہینہ رہے اور نبوت کی مدت تئیس برس پرمحیط ہے تویہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں ، پھراللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرافرازفرمایااورفرشتہ آیا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم غارحراء میں تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوخلوت پسند تھی تواللہ تعالی نے سب سے پہلے جوآیات نازل فرمائیں:{اقرء باسم ربک الذی خلق}:العلق (1) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت بتدریج تھی :

مرتبہ اولی نبوت ،

دوسرا مرتبہ : قریبی رشتہ داروں کو

تسرا مرتبہ : اپنی قوم کو

چوتھا مرتبہ : ساری عرب قوم جس کے پاس پہلے بھی نبی آئے تھے

پانچواں مرتبہ : سب انسانوں اور جنوں کو آخری زمانے تک ۔

اس کے بعد تین سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوری چھپے دعوت کا کام کرتے رہے ، پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی :

.{ تو آپ اس حکم کو جو آپ کو دیا جارہا ہے اسے کھول کر سنا دیجئے !اور مشرکوں سے اعراض کیجئے }، الحجر (94) ۔

جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے ہم نے اسے زادالمعاد سے استفادہ کیا ہے دیکھیں زادالمعاد لابن قیم (71/1) ۔

تیسرا :

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس بات کی دعوت دیتے تھے اس کے متعلق ابوسفیان (رضی اللہ تعالی عنہ) کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہی کافی ہیں جو کہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے ۔

عظیم روم ھرقل نے ابوسفیان (رضی اللہ تعالی) عنہ کو کہا تو وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے ؟ ابوسفیان نے جواب دیا : وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اللہ وحدہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھرائیں ، اور وہ ہمیں اس سے بھی منع کرتے ہیں جس کی عبادت ہمارے آباء واجداد کرتے رہے ۔

اور اسی طرح وہ ہمیں نماز پڑھنے ، صدقہ دینے اور عفت و عصمت ، اور عہدوپیمان کا پاس کرنا اور امانت کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے ۔

تو ابوسفیان کی اس کلام پر ھرقل نے کچھ طرح تعلیق چڑھائی :

اور نبی کی یہی صفات ہوتی ہے مجھے اس کا علم تھا کہ اس کا ظہور ہونے والا ہے لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ تم میں سے ہوگا ، اگر تو جو کچھ تم نے کہا ہے وہ سچ ہے تو عنقریب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس پاؤں والی جگہ کے مالک بنیں گے ، اگر مجھے علم ہو کہ میں وہاں تک پہنچ سکوں تو ان تک پہنچنے کے لیے سفر کی تکلیف برداشت کروں ، اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے قدم دھوتا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2782) صحیح مسلم حدیث نمبر (1773) ۔

چوتھا :

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے ، ان کے دور خلافت میں جو بڑے بڑے کام ہوئے وہ یہ ہیں : لشکر اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روانگی ، مرتدین اور مانعین زکاۃ اور مسیلمہ کذاب سے جنگ ، اور قرآن کریم کا جمع کرنا ۔

ان کی وفات کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ زمام خلافت اپنے ھاتھ میں لیتے ہیں، جوکہ سابقین الاولین اور عشرہ بشرہ اورخلفاء راشدین میں سے ایک ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے داماداورکبارصحابہ کرام اورزھادمیں سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان کے دورخلافت میں اسلامی فتوحات بہت زیادہ ہوئیں تو دمشق اوراردن، عراق و بیت المقدس اور مصر کی فتوحات سامنے آئیں تاریخ ھجری کا آغاز کرنے کا اعزاز بھی انہیں ہی حاصل ہے جوکہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مشورہ کے بعد شروع کی۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ تیئیس 23 ھجری کے آخر میں ایک مجوسی قاتل ابولؤلؤ کے ہاتھوں فجر کی نماز میں زخمی ہونے کی بنا پر قتل ہوئے اوریکم محرم کواس دنیا فانی سے شھادت کا جام پی کر خالق حقیقی سے جاملے۔

ان کے بعد زمام اقتدارعثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کے ھاتھ آئی اوروہ خلیفۃ المسلمین کی مسند پر براجمان ہوئے، ان کا تعلق بھی عشرہ بشرہ صحابہ کرام سے ہے جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی تھی اورقدیم مسلمانوں سابقون الاولون میں سے ہیں۔

انہیں ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی دعوت پراسلام لانے کا شرف حاصل ہے، عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ انہوں نے دونوں ھجرتیں ھجرت حبشہ اور ھجرت مدینہ بھی کی، اورسب سے بڑا اعزاز یہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوبیٹیوں سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے پہلے رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عقد ہوا جب وہ فوت ہوگئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی اوررقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بہن ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے کردیا۔

ان کی خلافت کا دورخلاف راشدہ کا سب سے لمبا اورطویل دور ہے جوکہ بارہ سال کے عرصہ پر محیط نظر آتا ہے، اوربالآخر پینتیس 35 ھجری میں اسی 80 برس سے زیادہ کی عمر پاکر شھید کردیے گئے رضی اللہ تعالی عنہ۔

پھر ان کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے زمام اقتدار ھاتھ میں لی یہ بھی عشرہ بشرہ سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں جنت کی خوشخبری سے نوازا گیا تھا، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤاخاتی بھائی اورچچازاد ہیں اور عورتوں کی سردار نبی صلی للہ علیہ وسلم کی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے خاوند ہونے کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا بھی شرف حاصل ہے۔

سابقون الاولون اورعلماء ربانی اور مشہور ومعروف بہادروں اورقابل ذکر زاھدوں اور مروف خطباء میں سے ہیں، قرآن کریم جمع کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔

پانچواں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرانی ھدایت سے راہنمائی لینے کی بنا پر ھدایت وسیدھے راہ پر تھے بلکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے قول کے مطابق توان کا توخلق ہی قرآن مجید تھا،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس اخلاق پر اسلام کے ظہور کے بعد تھے اسی اخلاق کے مالک اسلام سے قبل بھی تھے، لیکن صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں کامل اخلاقیات کا مالک بنایا اوراس کی تزیین فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی کا نزول ہوا توخدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو گنتے ہوئے کہنے لگیں:

اللہ تعالی کی قسم اللہ تعالی آپ کوہر گزرسوانہیں کرے گا، اس لیے کہ آپ توصلہ رحمی کرتے اور کمزوروناتواں لوگوں کا بوجھ اٹھاتے، اور فقیر کوکھلاتے اور مہمان کی عزت کرتے، اور حق پردوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4) صحیح مسلم حدیث نمبر (160)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے علاوہ ان کے دشمنوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوکرم وشجاعت اوربہادری اوررحم اورحسن کلام اورکثرت عبادت اورصدق وامانت کے وصف سے نوازا ہے جس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل بھی تھے۔ الخ

ان سب اخلاقیات کی تلخیص اللہ تعالی کے اس قول میں پائی جاتی ہے فرمان باری تعالی ہے :

{بلاشبہ آپ توخلق عظیم کے مالک ہیں}. القلم (4)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا بہت ہی عظیم اثر تھا حتی کہ بعض مشرک اورکافر توصرف ان کے اخلاق سے ہی متاثرہوکراسلام میں داخل ہوئے جس کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نجد کی جانب ایک فوجی ٹکڑی روانہ کی تووہ بنوحنیفہ کے ایک آدمی کوپکڑلائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔

اسے لاکر مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے، اورکہنے لگے ثمامہ کوکھول دو، توثمامہ مسجد کے قریب ہی کھجوروں کے باغ میں جاکر غسل کرکے مسجد میں داخل ہوکراشھدان لاالہ الااللہ وان محمدارسول اللہ، پکاراٹھتا ہے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4114) صحیح مسلم حدیث نمبر (1764)۔

چھٹا :

یورپ میں اسلام کئی ایک طریقوں سے پہنچا جن میں چند ایک یہ ہیں :

1– مسلمانوں کا پوری دنیا کے لوگوں کواسلام کی دعوت دینے پرحریص ہونا، اسی بناپر (92) ھجری الموافق (711م) میں طارق بن زیاد نے اندلس فتح کیا اورمغربی یورپ میں فتوحات کا سلسلہ اسی چلتا رہا حتی اس کی انتہاء فرانس کی جنوب مشرق میں جاکر (114) ھجری میں ہوئی۔

2– شمالی افریقہ اورمشرق وسطی اورجنوبی ایشیا سے روزگار کے سلسلے میں آنے والے لوگ بھی اسلام کے پھیلنے کا سبب بنے۔

3– یورپی لوگوں کا بعض ممالک کے لوگوں کواپنے ملک میں کام کی غرض سے طلب کرنا مثلا : جرمنی کے لوگوں نے ترکیوں کواپنے ہاں کام کی غرض سے ملازمت دی۔

4– یورپی اوردوسرے ممالک میں مبلغین کا وجود۔

5– عثمانی سلطنت کا یورپ میں نفوذاوراثرورسوخ۔

6– اصل یورپی لوگوں کا قبول اسلام اورپھران کا مبلغ بن کردعوت اسلام کا کام کرنا۔

7–مسلمانوں اوریورپ کے درمیان تجارتی لین دین اوررابطہ ۔

8–یورپین کا بذات خوداسلام قبول کرنا

9–یورپی افکاراورسوچ کے طریقہ میں تبدیلی ۔

10–کنیسہ کی ان خرافات کا ترک کرنا جووحی کے مخالف تھیں اورعلم تجربیی پراعتماد جس کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی تھی ۔

11–اسلامی کیمونٹی کی مسلمان ہنرمندوں اورڈپلومہ ہولڈروں کے ذریعہ یورپی کمپنیوں اورریسرچ اورایجادوں میں شرکت ، پھراسلامی کیمونٹی کا یورپ میں عددی اعتبار سے بڑھ جانا جس کی بنا پروہاں مساجداورمدارس اورمراکز کا قیام کرنا وغیرہ ۔ ۔ ۔ الخ ۔

تواس طرح مسلمانوں کی تاثیر وسعت اختیار کرتی گئ حتی کہ اس سے دین اسلام کے دشمن مثلا یھودی خوف کھانے لگے ، تواس کے بارہ میں اسرائیلی صحیفہ " ھارٹس " اپنے جولائی (2001) کے آخری شمارہ میں لکھتا ہے "جس طرح کہ مغربی یورپ میں حال ہے اسی طرح یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد بھی زیادہ ہوگئ جس سے ان کا سیاسی نفوذ بھی بڑھ گیا ہے ۔ ۔ ۔ اسی لیے بلاشبہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ اوران کا سیاسی قد کاٹھ بڑھ جانا مستقبل میں واشنگٹن پردباؤ ڈالنے میں ایک اھم کرداراداکرے گا ، اورخاص کروہ عرب طالب علم جوکہ سیاسی ناحیہ سے بہت ہی زیاد متحرک ہیں اوران کی نشاطات بہت تیزہیں ۔

اوراسی طرح یھودیوں کی تعداد میں کمی بھی اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ عرب امریکی معاشرے میں گھل مل گئے ہیں ، تویہ سب کچھ آنے والے دنوں اور مستقبل قریب میں واشنگٹن پردباؤمیں اہم کرداراداکرے گا ، جوکہ اس وقت محسوس بھی کیا جارہا اورنظر بھی آرہا ہے کہ کانگرس پر عربی جماعتوں کا دباؤ ہے ۔ ۔ ۔

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے مندرجہ ذیل لنک پررابطہ کریں

http://www.albayan-mag.com/Detail.asp?InNewsItemID=47240

1–یورپی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ، آج سے دس برس قبل یورپ میں تقریبا بار(12) ملین مسلمان تھے ۔

2–مساجداورمدارس اورمراکزاسلامیہ کا پھیلاؤ

3–یورپی ممالک کے دارالحکومتوں میں شرعی حجاب اورپردہ کا عام ہونا بھی ایک سبب ہے ۔

4–اسلامی کانفرنسوں اورنمائشوں کا اہتمام اورایسی کمپنیوں کی بنیاد جوشرعی طریقہ پرذبح کرتی اورفوت شدگان کوشرعی طریقے پرکفن دفن کا انتظام کریں ۔

اس کے علاوہ اوربھی کئ ایک عوامل اوراسباب کارفرما ہیں ۔

اللہ تبارک وتعالی ہی سیدھے راہ کی طرف ھدایت دینے والا ہے ۔

واللہ اعلم

.